امام حرم اور ہم
تصنیف لطیف
مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن
حضرت علامہ
مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی

اور باطل ہے۔(بحوالہ اصلی اہل سنت)

فقیر اویسی غفرلہ جب تقلید غلیظ فعل اور اس سے مقلد مشرک ہو جاتا ہے تو پھر تم نجدی امام کعبہ وغیرہ کو یہ فتویٰ کیوں نہیں چالو(دیتے) کرتے۔

اگر نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت اور خلاف سنت ہے تو پھر امام کعبہ وغیرہ کو بدعتی کیوں نہیں کہتے۔اگر سر ننگے نماز نہ پڑھنے والا خلاف سنت ہے تو یہ فتویٰ نجدی امام کعبہ وغیرہ پر کیوں جاری نہیں کرتے اگر فقہ پر عمل کرنا کفر شرک اور فقہ والوں کے پیچھے نماز حرام اور باطل ہے تو پھر تم نجدی امام کعبہ وغیرہ کے پیچھے کیوں پڑھتے ہو؟

فیصلہ اب یہ فیصلہ عوام اہل اسلام کے ہاتھ میں ہے کہ جو کفر و شرک اور بدعت کا فتویٰ ہم اہلسنت پر تو جاری کرتے ہیں لیکن یہ فتویٰ امام کعبہ پر کیوں نہیں اس لئے صاف اور واضح ہوا کہ ان کا یہ دعویٰ کہ ہمارا مسلک سعودیوں والا ہے تو یہ ان کے طریقوں اور اعمال کے خلاف کیونکہ صرف رفیع یدین و آمین بالجہر اور وتر ایک رکعت سے دھوکہ سازی نہیں تو اور کیا ہے۔

مزید بر آں/عربی وہابی نجدی بیس تراویح بالالتزام پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ضاد کو ضاد ہی پڑھتے ہیں اور داڑھی کٹواتے یا خشخشی فیشنی بناتے ہیں۔

پاکستانی و ہندی وہابی آٹھ تراویح کو سنت اور بیس تراویح کو بدعت کہتے ہیں اور ضاد کو ظاء کے مخرج میں ادا کرتے ہیں اور ان کی داڑھیاں چوتھے بٹن سے بھی آگے ہیں بلکہ سرحد پار۔

فیصلہ کیا غیر مقلدین وہابی نجدی امام پر (حرم مکہ ہو یا مدینہ) من حیث التقلید مشرک و بدعتی کے پیچھے جائز ہے عوام اہل اسلام ان سے اس کا جواب لیکر فقیر کو مطلع کریں ثواب ہوگا۔

دیوبندی فتویٰ ان کے فتویٰ کی تفصیل آتی ہے یہ بھی اصولی لحاظ سے نجدی امام کے پیچھے نماز ناجائز سمجھتے ہیں ہاں صرف ریال کمانے کے لئے پیچھے پڑھ بھی لیتے ہیں بلکہ ریال کے اضافہ کے لئے اہل سنت کو نہ پڑھنے پر نہ صرف بدنام کرتے ہیں بلکہ چغلی جیسے حرام عمل کا ارتکاب کر کے علماء اہلسنت کو گرفتار کراتے ہیں جیسے حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب الہ آباد اور شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ محمد اختر رضا خان بریلوی اور مولانا محمد ابراہیم کشمیری اور حضرت الحاج مولانا خورشید احمد صاحب اور علامہ نیر صاحب بانی انجمن سپاہ مصطفیٰ پاکستان کے ساتھ ہوا۔

اہلسنت بریلوی جب سے وہابی عقائد کے ائمہ حرمین طیبین میں نماز پڑھانے شروع ہوئے اس وقت سے تا حال عدم جواز کا فتویٰ جوں کا توں ہے کبھی ریال کی لالچ اور نجدیوں کی دھمکیوں نے لچک پر تصور تک نہیں آنے دیا۔

مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی، قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لائل پور اور حضرت محدث سید ابو البرکات لاہوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے لیکر آج تک وہ خود اور ان کے پیروکار غیور سنی نجدیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے اور نہ پڑھی ہیں۔

فتاوی اہلسنت ان کے نہ صرف فتاویٰ بلکہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تصنیفیں ہیں چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

قطب مدینہ کا فتویٰ حضرت ضیاء الملۃ علامہ محمد ضیاء الدین مدنی (مدظلہ) اس وقت نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی کیونکہ بعض عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں احتیاط اسی میں ہے کہ اپنی نماز اگر ممکن ہو سکے تو الگ جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اگر بہتر ہو تو انفرادی طور پر ادا کرے ویسے فساد سے بچنے کے لئے اور مسلمانوں میں بدگمانی سے دور رہنے کے لئے اگر کوئی پڑھتا ہے تو ٹھیک ہے مگر نماز اعادہ کر لیا کرے امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مکہ مکرمہ میں یہ پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے بھی پہلے تین دور ایسے گزر چکے ہیں کہ بہت سے امام وقت کے پیچھے نماز ادا کرنے سے گریز کرتے تھے یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کا بھی یہی عمل رہا ہے پہلا دور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت پیش آیا جب کہ بہت سے صحابی اس زمانے میں بھی مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے کہ کہیں شہادت عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو۔ پھر دوسرا دور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت کے بعد آیا جب مملکت میں خلفشار ہوا اور بے دین طاقتیں ابھر کر سامنے آئیں اور اس طرح یزید کا دور سلطنت آ گیا اس زمانے میں بھی لوگوں نے یزیدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔

تیسرا زمانہ حجاج بن یوسف کا تھا عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔ لاکھوں مسلمان شہید ہو گئے لوگوں نے اس کے مقررہ امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔

اب یہ چوتھا دور ہے بعض فسادی مسلمانوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جب کہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں لاکھوں مسلمان اگر عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہوگا لیکن ہمیں معلوم ہے مسلمان ان کے تمام عقائد سے واقف نہیں ہیں ایک سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان ترکی سے حج کرنے آئے تھے میں نے خود دیکھا کہ ان کی بڑی بڑی جماعتیں مسجد نبوی میں علیحدہ ہوتی تھیں جن لوگوں کا عقیدہ گڑبڑ ہوتا ہے وہ اسی قسم کے الزامات لگاتے ہیں ہر عقیدہ اچھا ہے ہر شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یہی کچھ مخصوص جماعتیں عوام میں انتشار پھیلاتی ہیں۔ سوچئے کہ اگر فاسق، فاجر، بدعقیدہ گمراہ مشائخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچانے والے، نیک اور بزرگ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشق علماء اور اولیاء سب ایک ہی پلڑے میں ڈال